2-4-2024

CSS 2024
NOA Mock
Islamic Studies

سوال: اسلام کا سیاسی نظام ریاست اور معاشرے کی خوشحالی کا ضامن

1۔ تعارف

اسلام نے ریاست کو ماں کا درجہ دیا ہے۔ اسلام کے بغیر ریاست نامکمل ہے۔ اسلام ہی ریاست کی بنیاد ہے۔ اسلام ریاست کے بغیر اور ریاست اسلام بغیر نہیں چل سکتی۔ اسلامی ریاست ہی صحیح معنوں میں معاشرے کی خوشحالی اور فلاح کا ثبوت دیتی ہے۔ اسلامی ریاست میں عدل و انصاف، قانون کی حکمرانی، شورائیت، عدل احتساب، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر جیسی خصوصیات ہوتی ہیں۔ انہی خصوصیات کی بنیاد پر اس کو باقی تمام سے فضیلت حاصل ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام بھی انہی سے مل کر مرکب ہوا۔ نیز ہر ایک ریاست اسلامی سیاسی اصول ں کو اپنا کر اور نافذ کر کے خوشحالی حاصل کر سکتا ہے

2. اسلام کا سیاسی نظام معاشرے کی اور ریاست کی خوشحالی کا ضامن

(c) اسلام کا سیاسی نظام شورائیت، عدل و انصاف، احتساب، قانون کی حکمرانی، اور مساوات جیسے اصولوں پر مشتمل ہے۔ انہی اصولوں کو بنیاد بنا کر ہی ایک اسلامی ریاست صحیح معنوں میں ترقی اور خوشحالی حاصل کر سکتی ہے۔

(i) شورائیت

اسلام کا شورائیت کے بارے میں واضح موقف ہے۔ اسلامی ریاست بھی شورائیت جیسے اصول کو اپنا کر ترقی کر سکتی ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام شورائیت کے اصولوں پر قائم ہے۔ حضرت عمر رض نے فرمایا "یعنی مشورہ کے سوا خلافت نہیں"۔

"اے آپ مسلمانوں سے ان کے معاملات میں مشورہ کریں" (القرآن)

(ii) خلافت

خلیفہ زمین پر اللہ کا نائب ہوتا ہے اسلام کا سیاسی نظام خلافت کے اصولوں پر قائم ہوا۔

"یہ وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور برائی کا موں

سے منع کرتے ہیں اور اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں
زمین میں لازمی خلافت عطا کریں
گے"

(القرآن)

(3) عدل وانصاف

اسلام کا سیاسی نظام عدل و
انصاف کی تلقین کرتا ہے اور
یہی ایک ریاست کی خوشحالی کا ضامن ہے

"اللہ کا حکم ہے اور معاشرے میں عدل و
انصاف سے کام لو"

(القرآن)

(4) قانون کی حکمرانی

اسلام کا سیاسی نظام قانون کی
حکمرانی پر قائم ہوا۔ اور اس
پر عمل کرکے ایک ریاست صحیح معنوں
میں ترقی کر سکتی ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا اگر میری بیٹی
فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں
اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

(5) احتساب

اسلام کا سیاسی نظام احتساب
پر قائم ہے اور اسی کو نافذ کرکے
ایک اسلامی ریاست صحیح معنوں

میں ترقی کر سکتی ہے" اور جو کچھ تمہارے کانوں،
آنکھوں، دلوں میں ہے اللہ سب سے واقف ہے" (القرآن)

(5) امر بالمعروف والنہی عن المنکر

اسلام کا سیاسی نظام امر بالمعروف والنہی عن المنکر کی تلقین کرتا ہے
حضرت ابو سعید سے روایت ہے اگر تم کسی کو کوئی برا کام کرتے دیکھو تو اسے زبان سے روکو پھر ہاتھ سے روکو اور پھر بھی وہ باز نہ آئے تو اسے دل میں برا بھلا کہے۔
"اور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو"

(6) مساوات

اسلام کے سیاسی نظام میں سب کو یکساں حقوق حاصل ہیں۔ اسلام کا سیاسی نظام ایک ریاست میں مساوات کا درس دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں"

(7) امانت داری

اسلام کا سیاسی نظام امانت داری کا درس دیتا ہے اور ریاست اس کو اپنا کر خوشحالی حاصل کر سکتی ہے
"اے ایمان والو جب کوئی معاہدہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور کاتب

کرچاہیے اسے رکھتے وقت شفافیت سے کام لے (القرآن)

(9) معیار کی ضمانت

اسلام کا سیاسی نظام معیار کی ضمانت دیتا ہے۔ اور ناپ تول میں کمی سے منع کرتا ہے ایک ریاست بھی معیار کی حفاظت کر کے ترقی کر سکتی ہے۔

حضرت عمر رض نے اپنے دور میں معیار کو ملحوظ رکھنے کے لیے خود راشن (اشیاء) کے وقت چیک کرتے"

(10) معاشی فلاح و بہبود

اسلام کا سیاسی نظام معاشرتی فلاح و بہبود کی تلقین کرتا اور معاشرے کے افراد کی مدد کو ترجیح دیتا ہے اور ان کی خوشحالی کے لیے اقدامات کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسلامی ریاست بھی کمزور افراد کی فلاح کر کے ترقی کر سکتی ہے۔

(11) اللہ کی حاکمیت

ایک حقیقی اسلامی ریاست میں حاکمیت کا اختیار صرف اللہ کو حاصل ہے۔ لوگ اور حکمران اللہ کے بنائے ہوئے قانون کو قائم رکھنے اور اس پر عمل کرنے کے پابند ہیں ایک ریاست بھی اللہ کے بنائے ہوئے

قانون پر عمل کرکے ترقی کر سکتا ہے۔

3۔ خلاصہ بحث

اسلام کے سیاسی نظام میں ہی ایک ریاست کے لیے ترقی اور خوشحالی کا راز ہے۔ ریاست اسلام کے نظام کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ خلافت، شوریٰ، قانون کی حکمرانی جیسے اصول ریاست کی خوشحالی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

سوال 6.

خطبہ حجۃ الوداع
انسانی حقوق

1۔ تعارف

آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے دنیا میں تاریکیوں اور جہالت کا دور تھا۔ آپ ﷺ نے آکر لوگوں کو اندھیروں سے نکالا اور انہیں سیدھا راستہ دکھایا۔ آپ ﷺ نے آکر لوگوں کو اُن کے حقوق کے بارے میں آگاہی دی۔ 9 ذی الحج کو آپ ﷺ نے ایک عظیم الشان خطبہ میں لوگوں کے حقوق کے بارے میں مثلاً عورتوں کے حقوق، مال کے حقوق، خادموں کے حقوق، لونڈیوں کے حقوق

معاشی حقوق کا، زندگی کے حقوق کے بارے میں تفصیلی منشور پیش کیا۔ جسے خطبہ حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

2- انسانی حقوق

انسانی حقوق سے مراد انسان کی زندگی کے حقوق ہیں۔ جس میں رہن سہن، اولاد، مال، معاشی، غلاموں کے حقوق اور زندگی کے تمام بنیادی حقوق شامل ہیں۔ دنیا میں بہت سی انسانی حقوق کی تنظیمیں مثال ہیں جن کا منشور انسانی حقوق کے بارے میں خطبہ حجۃ الوداع سے مماثلت رکھتا ہے۔

3- حجۃ الوداع کی روشنی میں انسانی حقوق

9 ذی الحج کو آپ ﷺ میدان عرفات میں تشریف لائے اور وہاں قیام فرمایا پھر آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی تیار کر کے پیش کرنے کا حکم دیا اور اونٹنی تیار کر کے پیش کی گئی تو آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر بطن وادی تشریف لے گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا جو خطبہ حجۃ الوداع کہلاتا ہے۔

(i) انسانی مساوات کا تصور

آپ ﷺ نے فرمایا کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور

کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے
پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ ہاں
فضیلت ہے تو وہ صرف تقویٰ کی
بنیاد پر"
آپ نے انسانی مساوات کا درس دیا۔

(ii) حقوق کی ادائیگی کا حکم

"آپ نے فرمایا اے لوگو ایسا نہ ہو
کہ جب تم آخرت کے دن میرے سامنے
آؤ تو تم پر دنیا کا بوجھ لدا ہو
اگر ایسا ہوا تو میں تمہارے کچھ
کام نہ آسکوں گا"
آپ نے لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کا
حکم دیا۔

(iii) زندگی کا حق

آپ نے فرمایا کہ اے لوگو میرے
بعد ایسا نہ ہو کہ آپس میں
ہی کشت وخون کرنے لگ جاؤ
آپ نے ایک دوسرے کی زندگیوں
کے احترام کا درس دیا۔

(iv) مال کے تحفظ کا حق

اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی
جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے

کہ امانت رکھوانے والو کو اس کی امانت پہنچا دے"
آپ نے امانت کی حفاظت کا درس دیا۔

(v) سود کا خاتمہ

آپ نے فرمایا اے لوگو اب دورِ جاہلیت کے سود کی کوئی اہمیت نہیں۔ اور یہاں پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں وہ عباس بن المطلب کے خاندان کا سود ہے۔
آپ نے سود سے منع فرمایا۔

(vi) نومولود کے حقوق

آپ نے فرمایا بچہ جس کے بستر پر پیدا ہوگا وہ اسی کا ٹھہرایا جائے گا جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے اس کا حساب خدا کے ہاں ہوگا۔

(vii) خادموں کے حقوق

آپ نے خادموں کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ خادموں کو جیسا خود پہنتے ہو ویسا دو اور جو خود کھاتے ہو ویسا دو

کھانے کے لیے۔ آپ نے غلاموں کے حقوق واضح انداز میں بیان کیے۔

(viii) وراثت کا حق

"اے لوگو
خدا نے ہر حق دار کو اس کا حق خود دے دیا ہے اب کسی کو حق نہیں کہ وہ کسی کے وارث کے لیے وصیت کرے"
آپ نے تمام وارثوں کے حقوق کے بارے میں آگاہی دی۔

(ix) اللہ کے حقوق

"اے لوگو اللہ کی ہی عبادت کرو اور اسی کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو خدا کے گھر کا حج کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو تو جنت میں داخل ہو جاؤ گے"

(x) افرادِ معاشرہ کا حق

آپ نے فرمایا تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔
آپ نے مسلمان کو ایک دوسرے کا بھائی

قرار دے کر اخوت کے رشتے میں باندھ دیا۔

(xi) ملکیت کا حق

آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو حق یہ نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے۔ ما سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو۔
آپ ﷺ نے تمام لوگوں کو ملکیت کا حق دے دیا۔

(xii) عورتوں کے حقوق

آپ ﷺ نے فرمایا۔
بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر کچھ حقوق ہیں مرد کے لیے اس میں سے ہے جو اس نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے جو اس نے کمایا۔

4۔ حاصل بحث

خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا منشور ہے جس میں نبی ﷺ نے تمام انسانوں کے حقوق کے بارے میں تلقین کی۔
لوگوں کو زندگی، مال، معاشرتی اور معاشی حقوق کے بارے میں آگاہی دی۔

سوال نمبر 2

یوم جزا و سزا اور اثرات

1- تعارف

یہ دنیا فانی ہے۔ ایک دن قیامت آئے گی اس دن کو اس دنیا سے سب کچھ مٹ جائے گا۔ اس کے بعد دو ہی ہوں گی جنت یا دوزخ۔ جس نے نیک اعمال کیے وہ جنت میں جائے گا اور جس نے برے اعمال کیے وہ دوزخ میں جائے گا۔ اس دن کو یوم آخرت کہتے ہیں جو انسان اس دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ساری زندگی اخوش ہوش کے خاتمہ۔ اللہ کی خوشنودگی اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے گزارتا ہے۔ آخرت پر ایمان لانے سے معاشرے میں امن، امداد باہمی عدل و انصاف جیسی صفات جنم لیتی ہیں۔

2- یوم آخرت

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

(القرآن)

آخرت سے مراد بعد میں آنے والی

زندگی ہے۔ اس دنیا کو یوم القیامۃ
یا یوم الآخرت کہتے ہیں۔ اس دن
تمام انسانوں کو زندہ کر دیا جائے
گا اور ان سے ان کے اعمال کے متعلق
پوچھا جائے گا۔ جن کے نیک اعمال ہوں گے
"اور اللہ ہی ہے جو زمین کو
زندہ کرتا ہے اس کے مرنے کے بعد"
ان کو جنت میں اور جن کے برے (القرآن)
اعمال زیادہ ہوں گے انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا

3- انسانی زندگی پر اثرات

(i) انفرادی اثرات

عقیدہ آخرت انسان کی انفرادی
زندگی پر بے پناہ اثرات مرتب کرتا
ہے۔ عقیدہ آخرت سے انسان کے اندر
سے موت کا ڈر ختم ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ
کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ عقیدہ آخرت
سے انسان کے اندر شجاعت کا فروغ ابھرتا
ہے

(i) موت کا خوف کا خاتمہ

عقیدہ آخرت پر ایمان لانے سے انسان
کے اندر سے موت کے ڈر کا خاتمہ ہوتا

ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ مرنا تو سب
نے ہے ایک دن یہ دنیا تو آخرت
کی کھیتی ہے۔

(ii) اللہ کے حقوق کی ادائیگی

عقیدہ آخرت پر ایمان لانے سے انسان
اللہ کے حقوق کی ادائیگی پر تو جہ رکھتا
ہے وہ دنیا کے ساز و سامان سے ہٹ کر
اللہ کی عبادت کرتا ہے۔
"اے ایمان والو اللہ اور اس
کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو"
(القرآن)

(iii) اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

عقیدہ آخرت پر ایمان لانے سے انسان
کے اندر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے
کا جذبہ بڑھتا ہے۔
"زکوٰۃ سود کو مٹاتا ہے اور مال
کو بڑھتا ہے"
(القرآن)

(iv) آخرت کو ترجیح

عقیدہ آخرت پر ایمان سے انسان
آخرت کو ترجیح دیتا ہے اسے معلوم

ہوتا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے اس لیے وہ آخرت کی تیاری میں مصروف رہتا ہے "دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

(القرآن)

(۷) شجاعت کا فروغ

عقیدہ آخرت سے انسان کے اندر شجاعت کا فروغ بڑھتا ہے وہ ہر چیز کا مقابلہ اللہ پر ایمان کی بدولت دلیری اور بہادری سے کرتا ہے۔

۲۔ اجتماعی اثرات

عقیدہ آخرت انسانی زندگی پر انفرادی اثرات کے علاوہ اجتماعی اثرات مثلاً عفودرگزر، عدل و انصاف، اور ایفائے عہد جیسے اثرات مرتب کرتا ہے۔

(i) عفودرگزر

عقیدہ آخرت پر ایمان سے انسان کے اندر عفودرگزر جیسی صفات جنم لیتی ہیں وہ لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ اللہ آخرت میں تمام اعمال کا بدلہ لیں گے اور یہ دنیا فانی ہے اس میں اعمال صرف نیک ہی

کام آئیں گے۔

(ii) ایفائے عہد

عقیدہ آخرت پر ایمان سے انسان کے اندر ایفائے عہد جیسی صفات ابھرتی ہیں وہ وعدوں کی پابندی کرتا ہے۔
آپ نے فرمایا
"جو وعدہ پورا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں" (القرآن)

(iii) اخوت

عقیدہ آخرت پر ایمان سے لوگوں کے درمیان بھائی چارے کی فضا قائم ہوتی ہے۔
آپ نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

(iv) امدادِ باہمی

عقیدہ آخرت سے انسانوں کے اندر آپس میں ہمدردی اور باہمی امداد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ لوگوں کے درمیان امداد سے ایک دوسرے کی حق تلفی نہیں ہوتی اور لوگ معاشرے کو امن کا معاشرہ بنا دیتے ہیں۔

(v) عدل و انصاف

عقیدہ آخرت نے ایمان والوں کے درمیان عدل و انصاف قائم کیونکہ یہ لوگ اللہ کے ڈر کی وجہ سے عدل سے کام لیتے ہیں

"اور لوگوں کے درمیان فیصلوں میں عدل و انصاف سے کام لو"

(القرآن)

(vi) مثالی معاشرہ

عقیدہ آخرت پر ایمان سے معاشرہ ایک پُر امن مثالی معاشرے کے طور پر اُبھر کے سامنے آتا ہے۔ لوگوں کے درمیان اتحاد، ملت، باہمی امداد کی فضا قائم ہوتی ہے۔

5- خلاصہ بحث

عقیدہ آخرت ایمان کا ایک جزو ہے۔ اس پر عمل کر کے لوگ آپس میں اتحاد، باہمی امداد، اخوت، اور عدل و انصاف جیسی خوبیاں پا سکتے ہیں عقیدہ آخرت سے معاشرہ ایک پُر امن مثالی معاشرہ بن جاتا ہے۔

سوال 3: زکوٰۃ اور صدقات سماجی، اخلاقی روحانی زندگی پر اثرات

1۔ تعارف

عبادات جاہے وہ مالی ہوں یا جسمانی انسانی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ زکوٰۃ بھی ایک اہم مالی عبادت ہے۔ جس کو ادا کرنے سے معاشرے سے سود، ختم اور دولت کی تقسیم ہوتی ہے۔ زکوٰۃ خونی رشتوں اور رشتہ داروں کے علاوہ سب کو دی جاتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان کے دل سے مال کی محبت کا خاتمہ دولت تقسیم ہوتی ہے۔ انسان تزکیہ نفس حاصل کرتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے میں جرائم میں کمی، اور معاشرتی فلاح و بہبود ہوتی ہے۔

2۔ زکوٰۃ

زکوٰۃ کے لغوی معنی مال پاک کرنا کے ہیں دینی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد مال میں سے خاص شرح کے مطابق مال نکال کر کسی غریب مسکین پر تقسیم

کرنا زکوٰۃ کہلاتا ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

ترجمہ اور نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کیا کرو۔

(البقرہ 43)

3- زکوٰۃ کی شرح

زکوٰۃ کسی مال میں سے خاص شرح کے مطابق لفاال کر دی جاتی ہے

سونا	7½ تولہ
چاندی	52½ تولہ
بکریاں	30 عدد
بھیڑ	40 عدد
اونٹ	5 عدد

زکوٰۃ کسی مال پر تب واجب ہوتی ہے جب کسی مال پر ایک خاص وقت گزر جائے۔

4- زکوٰۃ کے مصارف

زکوٰۃ مسکینوں پر فرض ہے۔ سائلین

ابن السبیل جو مسافر حالت سفر میں ہوں۔

فی سبیل اللہ اللہ کی راہ دی جانے والی۔

غارمین جو ضمانت یا قرض ادا کرنے قاصر ہوں۔

ابن السبیل — فی سبیل اللہ

عاملین ← زکوٰۃ مصارف

فقراء — غارمین

5- زکوٰۃ کی فرضیت

(1) مقررہ مال پر ایک سال سے زائد عرصہ گزر گیا ہو

(2) مسلمان عاقل و بالغ پر

(3) کھانے پینے کی اشیاء پر زکوٰۃ نہیں دی جاتی

(4) مقررہ حد کے مال کے نصاب کا مالک ہو

(5) زکوٰۃ کے مال میں بڑھنے کی صلاحیت ہو

6- مولانا عبد السلام کے نزدیک زکوٰۃ کی اہمیت

(1) تزکیہ نفس

زکوٰۃ سے انسان کو تزکیہ نفس ملتا ہے اس کے دل سے مال کی محبت کا خاتمہ ہوتا ہے کسی مسکین یا غریب کی مدد کر کے انسان کے دل کو سکون ملتا ہے

(ii) نظامِ مدنیت

مدنیت چاہے کتنے ہی چھوٹے اور مسکین لوگوں پر ہو اتنا اچھا ہے۔ کیونکہ جس قوم میں مدنیت نہ ہو وہ قوم ہلاک ہو جاتی ہے۔

6۔ زکوٰۃ کے اخلاقی اور روحانی اثرات

(i) مال کی خواہش کا خاتمہ

زکوٰۃ دینے سے انسان کے دل میں سے مال کی محبت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ وہ مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

"زکوٰۃ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے" (القرآن)

(ii) تزکیہ نفس

زکوٰۃ دینے سے انسان کو تزکیہ نفس ملتا ہے چھوٹے اور نادار لوگوں کی مدد کر کے انسان کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔

(iii) اللہ کی خوشنودی

زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت اور اللہ خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو"

(البقرہ 43)

(iv) اطمینان قلب

زکوٰۃ کسی نادار اور مسکین کو دینے سے انسان کو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ اس کے دل میں لوگوں کے لیے اور محبت بڑھتی ہے۔

8- سماجی اثرات: زکوٰۃ

(i) امداد باہمی

زکوٰۃ دینے سے معاشرے میں امداد باہمی کی فضا قائم ہوتی ہے۔ لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کی مدد کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور لوگوں کا معاشرہ امن اور باہمی امداد کی مثال بن جاتا ہے۔

(ii) سرمایہ کاری میں اضافہ

زکوٰۃ دینے سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔ دولت گردش میں آتی ہے۔

"ایسا نہ ہو دولت تمہارے درمیان ہی گردش کرتی رہے"
(القرآن)

(iii) جرائم میں کمی

زکوٰۃ دینے سے معاشرہ میں سے جرائم کی کمی ہو جاتی ہے۔ بھوکے اور نادار مساکین لوگوں کی مدد زکوٰۃ سے ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کی توجہ جرائم کی طرف نہیں جاتی۔

(iv) دینی فلاح و بہبود

زکوٰۃ دینے سے معاشرے کے غریب نادار افراد کی فلاح و بہبود ہوتی ہے اور ان کو بھی دوسروں کے برابر زندگی گزارنے کا موقع میسر آتا ہے۔

9- خلاصہ بحث

زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔ جو کہ غریبوں مسکینوں فقیروں اور اللہ کی راہ میں

دی جاتی ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان
کے دل کو سکون ملتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے
سے معاشرہ میں امداد باہمی کا جذبہ
پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ خوش ہوتا ہے۔
زکوٰۃ سے انسان کے اندر سے مال کی محبت
کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور غریبوں کی مالی
مدد ہو جاتی ہے۔